

سادہ الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ ساقی کے جلوے نے شراب کے ہر قطرے کو حیرت میں مبتلا کر دیا۔ چنانچہ قطرے ٹپکنا بھول گئے اور حیرت کے باعث خطِ جام پر برابر برابر جمع ہوتے گئے۔ گویا خط نے دھاگے کی صورت اختیار کر لی اور جے ہوئے قطرے اس دھاگے کے لیے موتی بن گئے۔

۲۔ شرح : محبوب کو غالب کے عشق صادق پر کامل اعتماد ہے، جو اس درجے پر پہنچا ہوا ہے کہ غیر کے منہ سے بھی آہ نکلے تو سمجھ لیتا ہے کہ یہ آہ یقینی طور پر غالب نے کی، لہذا اس پر خفا ہوتا ہے۔ گویا غالب کے لیے سچا عشق اور اس پر محبوب کا اعتماد بھی خانہ خرابی اور مصیبت کا باعث بن گیا۔

اس میں قابل غور نکتہ یہ ہے کہ بعض صورتوں میں سچے عشق کا اثر بھی الٹا ہوتا ہے۔



جب بہ تقریب سفر یار نے محل باندھا
تپش شوق نے ہر ذرے پر اک دل باندھا
اہل بنیش نے بہ حیرت کدہ شوخی ناز
جو ہر آئینہ کو طوطی بسمل باندھا
یاس و امید نے ایک عربہ میدان مالگا
عجز و ہمت نے طلسمِ دل سائل باندھا
نہ بندھے تشنگی ذوق کے مضمون غائب
گر چہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا
کہ راستے کی خاک کے ایک ایک ذرے پر دل باندھ دیا تاکہ محبوب کی سواری کا قدم چول

۱۔ لغات : تقریب : ذریعہ
سبب۔ اجتماع کا موقع، مثلاً شادی
بیاہ یا جشن۔
محمل : کجاوہ۔ چارپائی سے ملتی۔
جلتی دو چیزیں رسوں کے ذریعے سے
باندھ کر اونٹ پر اس طرح رکھتے تھے
کہ دونوں حصے دونوں پہلوؤں پر
لٹک جاتے تھے۔ ان میں سواریاں
بالمقابل بیٹھتی تھیں۔

شرح : جب محبوب نے سفر کی
تیاری کی اور سواری کے لیے کجاوہ کس
لیا تو عاشق کی گرمی شوق کا یہ عالم تھا
کہ راستے کی خاک کے ایک ایک ذرے پر دل باندھ دیا تاکہ محبوب کی سواری کا قدم چول